

کتابِ دانیال - نمبر ایک سو اٹھتر

نبوتی مماثلتیں: آخری ایام میں دانی ایل باب 11 کا انکشاف

Jeff Pippenger

2024-04-08

دانی ایل باب گیارہ کی آیات سولہ تا انیس اُس تاریخ کی نمائندگی کرتی ہیں جو ریاستہائے متحدہ میں عنقریب آنے والے سنڈے لا سے شروع ہو کر اُس وقت تک پہنچتی ہے جب میکائیل کھڑا ہو جاتا ہے اور انسانی مہلت آزمائش ختم ہو جاتی ہے۔ لہذا یہ اسی باب کی آیت اکتالیس سے آیت پینتالیس تک کی تاریخ کی بھی نمائندگی کرتی ہیں۔

لیکن جو اس کے خلاف آئے گا، وہ اپنی ہی مرضی کے مطابق کرے گا، اور کوئی اس کے سامنے قائم نہ رہ سکے گا؛ اور وہ سرزمینِ جلال میں کھڑا ہوگا، جو اس کے ہاتھ سے تباہ ہو جائے گی۔ وہ اپنے تمام بادشاہی کے زور کے ساتھ داخل ہونے کا قصد بھی کرے گا، اور راستباز اس کے ساتھ ہوں گے؛ وہ ایسا ہی کرے گا۔ اور وہ عورتوں کی بیٹی اسے دے گا تاکہ اسے بگاڑے؛ لیکن وہ نہ اس کا ساتھ دے گی اور نہ ہی اس کی ہوگی۔ اس کے بعد وہ اپنا رخ جزائر کی طرف کرے گا اور بہتوں کو فتح کرے گا؛ لیکن ایک شہزادہ اپنی طرف سے اس کے کیے ہوئے عار کو موقوف کر دے گا؛ اور بغیر اپنی رسوائی کے وہ اسے اسی پر لوٹا دے گا۔ پھر وہ اپنا رخ اپنے ہی ملک کے قلعہ کی طرف کرے گا؛ لیکن وہ ٹھوکر کھا کر گر پڑے گا اور پھر نہ پایا جائے گا۔ دانی ایل 11:16-19۔

جب سسٹر وائٹ نے دانی ایل کے باب گیارہ کی آخری تکمیل کے بارے میں بات کی، تو انہوں نے کہا کہ "اس نبوت میں پوری ہونے والی تاریخ کا بڑا حصہ دوبارہ دہرایا جائے گا۔" آیات اکتالیس سے پینتالیس تک مذکورہ آیات کی نبوتی تاریخ کو دہراتی ہیں۔ یہ آیات اس وقت پوری ہوئیں جب بت پرست روم نے سب سے پہلے تین جغرافیائی علاقوں کو فتح کر کے دنیا پر قابو حاصل کر لیا۔

"اگرچہ مصر شمال کے بادشاہ انطیوخس کے سامنے قائم نہ رہ سکا، لیکن انطیوخس بھی رومیوں کے سامنے قائم نہ رہ سکا، جو اب اس کے خلاف آئے۔ اب کوئی بھی مملکت اس ابھرتی ہوئی قوت کا مقابلہ کرنے کے قابل نہ رہی۔ شام فتح کر لیا گیا، اور رومی سلطنت میں شامل کر دیا گیا، جب پومپی نے 65 قبل مسیح میں انطیوخس آسیاطیکوس کو اس کی ملکیتوں سے محروم کر دیا اور شام کو ایک رومی صوبہ بنا دیا۔"

"اسی قدرت کو ارض مقدس میں بھی قائم ہونا تھا اور اسے کھا جانا تھا۔ روم 162 قبل مسیح میں خدا کے لوگوں، یعنی یہودیوں، کے ساتھ اتحاد کے ذریعے وابستہ ہوا، اور اسی تاریخ سے وہ نبوتی تقویم میں ایک نمایاں مقام رکھتا ہے۔ تاہم، اس نے یہودیہ پر اختیار بالفعل فتح کے ذریعے 63 قبل مسیح تک حاصل نہ کیا؛ اور پھر یہ اس طرح ہوا۔"

میتھریڈیس، بادشاہ پونٹس، کے خلاف مہم سے پومپی کی واپسی پر یہودیہ کے تاج کے لیے دو حریف، پیرکینس اور اریستوبولس، باہم برس پیکار تھے۔ ان کا مقدمہ پومپی کے سامنے پیش ہوا، جس نے جلد ہی اریستوبولس کے دعووں کی ناانصافی بھانپ لی، لیکن وہ اس معاملے کا فیصلہ اپنی دیرینہ خواہش کی عرب کی مہم کے بعد تک مؤخر کرنا چاہتا تھا، اور وعدہ کیا کہ تب واپس آ کر ان کے معاملات کو حسب انصاف و مصلحت طے کرے گا۔ پومپی کے حقیقی ارادوں کو بھانپتے ہوئے، اریستوبولس جلدی سے یہودیہ لوٹ گیا، اپنی رعایا کو مسلح کیا، اور بھرپور دفاع کی تیاری کی، اور ہر حال میں تاج اپنے پاس رکھنے کا فیصلہ کر لیا، کیونکہ اسے اندازہ تھا کہ فیصلہ کسی اور کے حق میں ہوگا۔ پومپی اس مفرور کے پیچھے پیچھے آیا۔ جب وہ یروشلم کے قریب پہنچا تو اریستوبولس کو اپنے طرز عمل پر ندامت ہونے لگی، وہ اس سے ملنے باہر آیا اور مکمل اطاعت اور

بھاری رقم کا وعدہ کر کے معاملہ سلجھانے کی کوشش کی۔ پومپی نے یہ پیشکش قبول کر لی اور رقم وصول کرنے کے لیے گابینئس کو سپاہیوں کے ایک دستے کی کمان دے کر بھیجا۔ مگر جب وہ نائب سپہ سالار یروشلم پہنچا تو اس نے دیکھا کہ اس کے لیے دروازے بند ہیں، اور فصیل کی چوٹی سے اسے بتایا گیا کہ شہر اس معاہدے پر قائم نہیں رہے گا۔

پومپی نے یہ گوارا نہ کیا کہ اس کے ساتھ اس طرح کا دھوکا بلا مواخذہ رہ جائے، اس نے ارسطوبولس کو، جسے اس نے اپنے پاس روک رکھا تھا، زنجیروں میں جکڑ دیا، اور فوراً اپنے پورے لشکر کے ساتھ یروشلم پر چڑھ دوڑا۔ ارسطوبولس کے حامی اس جگہ کے دفاع کے حق میں تھے؛ پیرکینس کے حامی دروازے کھول دینے کے حق میں۔ چونکہ بعد والے تعداد میں زیادہ تھے اور غالب آ گئے، اس لیے پومپی کو شہر میں بلا روک ٹوک داخلہ مل گیا۔ چنانچہ ارسطوبولس کے پیروکار پیکل کے پہاڑ کی طرف پیچھے ہٹ گئے، وہ اس جگہ کے دفاع کے لیے اتنے ہی پختہ عزم پر قائم تھے جتنا پومپی اسے زیر کرنے پر تھا۔ تین ماہ کے اختتام پر فصیل میں اتنا شگاف ڈال دیا گیا کہ یورش کی جا سکے، اور وہ جگہ تلوار کے زور پر لے لی گئی۔ اس کے بعد جو خوفناک قتل عام ہوا، اس میں بارہ ہزار آدمی مارے گئے۔ مورخ کے بقول یہ دل دہلا دینے والا منظر تھا کہ پجاری، جو اس وقت عبادتِ الہی میں مشغول تھے، پرسکون ہاتھ اور ثابت قدمی کے ساتھ اپنا معمول کا کام جاری رکھے ہوئے تھے، گویا اردگرد کے وحشیانہ ہنگامے سے بے خبر ہوں، حالانکہ ان کے چاروں طرف ان کے رفقا تہ تیغ کیے جا رہے تھے، اور اکثر ان کا اپنا خون ان کی قربانیوں کے خون میں مل رہا تھا۔

جنگ کا خاتمہ کر کے، پومپی نے یروشلم کی فصیلیں منہدم کر دیں، کئی شہروں کو یہودیہ کی عمل داری سے نکال کر شام کی عمل داری میں شامل کر دیا، اور یہودیوں پر خراج عائد کیا۔ یوں پہلی بار یروشلم فتح کے ذریعے اس طاقت کے ہاتھوں میں دے دیا گیا جسے 'ملک جمیل' کو اپنی اپنی گرفت میں اس وقت تک جکڑے رکھنا تھا جب تک وہ اسے بالکل تباہ نہ کر دے۔

آیت 17۔ وہ اپنی ساری بادشاہی کی قوت کے ساتھ داخل ہونے کا ارادہ بھی کرے گا، اور راست باز اس کے ساتھ ہوں گے؛ یوں ہی وہ کرے گا؛ اور وہ اسے عورتوں کی بیٹی دے گا تاکہ اس کو بگاڑے؛ لیکن وہ نہ اس کی طرفداری کرے گی نہ اس کی ہوگی۔

بشپ نیوٹن اس آیت کے لیے ایک اور قراءت پیش کرتے ہیں، جو معلوم ہوتی ہے کہ مفہوم کو زیادہ صاف طور پر بیان کرتی ہے، یعنی: 'وہ تمام بادشاہت میں بزور داخل ہونے کا بھی ارادہ کرے گا۔' آیت 16 ہمیں رومیوں کے ہاتھوں شام اور یہودیہ کی فتح تک لے آئی تھی۔ روم اس سے پہلے مقدونیہ اور تھریس کو فتح کر چکا تھا۔ اسکندر کی 'تمام بادشاہت' میں سے اب صرف مصر باقی رہ گیا تھا، جو ابھی تک رومی اقتدار کے زیر اطاعت نہیں آیا تھا، اور یہی قوت اب اس ملک میں بزور داخل ہونے کا ارادہ باندھ رہی تھی۔

"بطلمیوس اولیطس 51 قبل مسیح میں وفات پا گیا۔ اُس نے مصر کا تاج اور سلطنت اپنے بڑے بیٹے اور بیٹی، بطلمیوس اور قلوپطرہ، کے لیے چھوڑے۔ اُس کی وصیت میں یہ مقرر کیا گیا تھا کہ وہ آپس میں شادی کریں اور مشترکہ طور پر حکومت کریں؛ اور چونکہ وہ کم عمر تھے، اس لیے انہیں رومیوں کی سرپرستی میں دے دیا گیا۔ رومی قوم نے یہ ذمہ داری قبول کر لی، اور مصر کے نو عمر وارثوں کا سرپرست پومپی کو مقرر کیا۔"

کچھ ہی عرصے بعد پومپی اور سیزر کے درمیان جھگڑا چھڑ گیا، اور دونوں سرداروں کے مابین فارسلیا کی مشہور جنگ لڑی گئی۔ پومپی شکست کھا کر مصر بھاگ گیا۔ سیزر فوراً اس کے پیچھے وہاں روانہ ہوا؛ لیکن اس کے پہنچنے سے پہلے ہی پومپی کو بطلمیوس نے کمینگی سے قتل کر دیا، جس کا وہ سرپرست مقرر کیا گیا تھا۔ چنانچہ سیزر نے وہ منصب سنبھال لیا جو پومپی کو دیا گیا تھا، یعنی بطلمیوس اور کلئوپاترا کی سرپرستی۔ اس نے مصر کو اندرونی خلفشار کے باعث ہنگامہ خیز حالت میں پایا؛ بطلمیوس اور کلئوپاترا ایک دوسرے کے دشمن بن چکے تھے اور اسے

حکومت میں اپنے حصے سے محروم کر دیا گیا تھا۔ اس کے باوجود وہ اپنی چھوٹی سی فوج—آٹھ سو سوار اور تین ہزار دو سو پیادہ—کے ساتھ اسکندریہ میں اترنے میں نہ جھجکا، جھگڑے کا نوٹس لیا اور اس کے تصفیے کا بیڑا اٹھایا۔ جب مشکلات روز بروز بڑھنے لگیں تو سیزرنے اپنی چھوٹی سی فوج کو اپنی پوزیشن برقرار رکھنے کے لیے ناکافی پایا، اور اس موسم میں چلنے والی شمالی ہوا کے باعث وہ مصر سے نکل بھی نہیں سکتا تھا، تو اس نے ایشیا کی طرف پیغام بھیجا اور حکم دیا کہ اس جانب جو بھی اس کی فوجیں ہیں وہ جلد از جلد اس کی مدد کو پہنچیں۔

نہایت متکبرانہ انداز میں اس نے حکم دیا کہ بطلموس اور کلیوپاترا اپنی فوجیں برخاست کریں، اپنے اختلافات کے تصفیے کے لیے اس کے روبرو حاضر ہوں، اور اس کے فیصلے کے پابند رہیں۔ چونکہ مصر ایک خودمختار سلطنت تھا، اس لیے اس متکبرانہ فرمان کو اس کے شاہی وقار کی توہین سمجھا گیا، جس پر مصری شدید برانگیختہ ہو کر ہتھیار اٹھا کھڑے ہوئے۔ قیصر نے جواب دیا کہ وہ ان کے باپ اؤلیٹس کی وصیت کے تحت عمل کر رہا ہے، جس نے اپنی اولاد کو روم کی سینیٹ اور عوام کی سرپرستی میں دے دیا تھا، جس کے تمام اختیارات اس وقت بطور قونصل اس کی ذات میں مرتکز تھے؛ اور یہ کہ بطور سرپرست اسے ان کے درمیان ثالثی کرنے کا حق حاصل تھا۔

آخر کار معاملہ اس کے سامنے پیش کیا گیا، اور فریقین کے اپنے اپنے مقدمے کی پیروی کے لیے وکیل مقرر کیے گئے۔ کلیوپیترا، عظیم رومی فاتح کی اس کمزوری سے واقف، نے یہ فیصلہ کیا کہ اس کی موجودگی کا حسن اس کے حق میں فیصلہ حاصل کرنے میں کسی بھی ایسے وکیل سے زیادہ مؤثر ہوگا جسے وہ مقرر کر سکتی تھی۔ اس کے حضور بغیر پکڑے گئے پہنچنے کے لیے اس نے یہ چال اختیار کی: اس نے اپنے آپ کو کپڑوں کی ایک گٹھڑی میں پورے قد کے ساتھ لٹا دیا؛ اپولوڈورس، اس کا سیسیلی خادم، نے اسے ایک کپڑے میں لپیٹا، چمڑے کے تسمے سے باندھا، اور اسے اپنے برکولیس جیسے کندھوں پر اٹھا کر قیصر کے کمروں کا رخ کیا۔ یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ اس کے پاس رومی سردار کے لیے ایک تحفہ ہے، اسے قلعے کے دروازے سے اندر جانے دیا گیا، وہ قیصر کے حضور پہنچا، اور بوجھ اس کے قدموں میں رکھ دیا۔ جب قیصر نے اس جاندار گٹھڑی کے بندھن کھولے تو یکایک، خوبصورت کلیوپیترا اس کے سامنے کھڑی تھی۔ وہ اس چال سے ہرگز ناخوش نہ ہوا، اور چونکہ اس کا مزاج ویسا ہی تھا جیسا ۲ پطرس ۱۴:۲ میں بیان ہوا ہے، اتنی خوبصورت ہستی کی پہلی جھلک نے، رولن کے بقول، اس پر وہی اثر کیا جو وہ چاہتی تھی۔

قیصر نے آخر کار یہ حکم دیا کہ بھائی اور بہن وصیت کے منشا کے مطابق مشترکہ طور پر تخت پر فائز ہوں۔ پوتھینس، جو ریاست کا وزیراعظم تھا اور کلیوپاترا کو تخت سے ہٹانے میں بنیادی کردار ادا کر چکا تھا، اس کی بحالی کے نتائج سے خائف تھا۔ لہذا وہ عوام میں یہ تاثر پھیلا کر قیصر کے خلاف حسد اور دشمنی بھڑکانے لگا کہ وہ انجام کار کلیوپاترا کو تنہا اقتدار دینا چاہتا ہے۔ جلد ہی کھلی بغاوت پھوٹ پڑی۔ اکیلاس بیس ہزار آدمیوں کی قیادت میں قیصر کو اسکندریہ سے نکالنے کے لیے بڑھ آیا۔ شہر کی گلیوں اور کوچوں میں اپنی قلیل فوج کو چابک دستی سے تعینات کر کے، قیصر کو حملہ پسپا کرنے میں کوئی دشواری نہ ہوئی۔ مصریوں نے اس کے بیڑے کو تباہ کرنے کی ٹھان لی۔ اس نے جواباً ان کا بیڑا جلا دیا۔ جلتے ہوئے چند جہاز جب گودی کے قریب آ لگے تو شہر کی کئی عمارتوں میں آگ بھڑک اٹھی، اور قریب چار لاکھ جلدوں پر مشتمل مشہور کتب خانہ اسکندریہ تباہ ہو گیا۔

جنگ کے مزید خطرناک ہونے پر قیصر نے مدد کے لیے تمام پڑوسی ممالک میں قاصد بھیجے۔ اس کی مدد کے لیے ایشیائے کوچک سے ایک بڑا بحری بیڑا آیا۔ میتھریڈیس شام اور قیلیقیہ میں تیار کی گئی ایک فوج کے ساتھ مصر کی طرف روانہ ہوا۔ ادومی اینٹیپیٹر بھی تین ہزار یہودیوں کے ساتھ اس سے آ ملا۔ یہودی، جو مصر میں داخلے کے دروں پر قابض تھے، انہوں نے فوج کو بلا رکاوٹ گزرنے دیا۔ ان کے اس تعاون کے بغیر پورا منصوبہ ناکام ہو جاتا۔ اس فوج کی آمد نے مقابلہ طے کر دیا۔ نیل کے قریب ایک فیصلہ کن جنگ لڑی گئی، جس کا نتیجہ قیصر کی مکمل فتح کی صورت میں نکلا۔

بطليموس فرار کی کوشش میں دریا میں ڈوب گیا۔ اس کے بعد اسکندریہ اور پورا مصر فاتح کے سامنے مطیع ہو گیا۔ اب روم سکندر اعظم کی اصل سلطنت کے مکمل علاقے میں داخل ہو کر اسے اپنے اندر جذب کر چکا تھا۔

متن کے ”راست کردار لوگوں“ سے بلاشبہ یہودی مراد ہیں، جنہوں نے اسے وہ مدد فراہم کی جس کا پہلے ہی ذکر ہو چکا ہے۔ اس کے بغیر وہ یقیناً ناکام ہو جاتا؛ اور اس کی بدولت اس نے 47 قبل مسیح میں مصر کو مکمل طور پر اپنی قدرت کے تابع کر لیا۔

'عورتوں کی بیٹی، اسے بگاڑتی ہوئی'۔ کلئوپٹرا کے لیے قیصر کے دل میں پیدا ہونے والا جذبہ — جس سے اس کے ہاں ایک بیٹا ہوا — مورخ کے نزدیک اس بات کی واحد وجہ تھا کہ اس نے مصری جنگ جیسی خطرناک مہم اٹھائی۔ اس سبب وہ اپنے معاملات کے تقاضوں سے کہیں زیادہ دیر مصر میں رکا رہا؛ عیاش ملکہ کے ساتھ ضیافتوں اور عیش نوش میں وہ پوری پوری راتیں گزارتا رہا۔ 'لیکن،' نبی نے کہا، 'وہ نہ اس کے ساتھ کھڑی ہوگی، نہ اس کی حامی ہوگی۔' بعد ازاں کلئوپٹرا نے اپنے آپ کو انٹونی کے ساتھ ملا لیا، جو آگسٹس قیصر کا دشمن تھا، اور اس نے اپنی پوری طاقت روم کے خلاف صرف کر دی۔

آیت 18۔ اس کے بعد وہ اپنا رخ جزائر کی طرف کرے گا، اور بہتوں کو اپنے قبضے میں لے لے گا؛ لیکن ایک شہزادہ اپنی خاطر اس کی طرف سے کی گئی ملامت کو موقوف کر دے گا؛ وہ اپنے لیے ملامت اٹھائے بغیر اسے اسی پر پلٹا دے گا۔

کمیریائی بوسفورس کے بادشاہ فرناکیس کے ساتھ جنگ بالآخر اسے مصر سے دور لے گئی۔ "جیسے ہی وہ وہاں پہنچا جہاں دشمن تھا"، پرائیڈو کہتا ہے، "اس نے نہ اپنے آپ کو اور نہ انہیں کوئی مہلت دی، فوراً حملہ آور ہوا، اور ان پر کامل فتح حاصل کر لی؛ جس کا حال اس نے اپنے ایک دوست کو صرف تین الفاظ میں لکھا: Veni, vidi, vici؛ میں آیا، میں نے دیکھا، میں نے فتح کر لی۔" اس آیت کا آخری حصہ کچھ ابہام میں ہے، اور اس کے اطلاق کے بارے میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ بعض اسے سیزر کی زندگی کے پہلے کے دور پر منطبق کرتے ہیں، اور سمجھتے ہیں کہ اس کی تکمیل انہیں پومپی کے ساتھ اس کے جھگڑے میں ملتی ہے۔ لیکن پیش گوئی میں پہلے اور بعد کے واقعات صاف طور پر متعین ہیں، جو ہمیں مجبور کرتے ہیں کہ اس پیش گوئی کے اس حصے کی تکمیل فرناکیس پر فتح اور روم میں سیزر کی موت کے درمیان تلاش کریں، جیسا کہ اگلی آیت میں پیش کیا گیا ہے۔ اس مدت کی مزید مفصل تاریخ ایسے واقعات کو منکشف کر سکتی ہے جو اس عبارت کے اطلاق کو بلا ابہام بنا دیں۔

"آیت 19۔ پھر وہ اپنے ہی ملک کے قلعے کی طرف اپنا رخ کرے گا؛ لیکن وہ ٹھوکر کھائے گا اور گر جائے گا، اور نہ پایا جائے گا۔"

"اس فتح کے بعد، قیصر نے پومپی کے گروہ کے آخری باقی ماندہ حصوں کو بھی شکست دی، یعنی افریقہ میں کیٹو اور اسکیبیو کو، اور ہسپانیہ میں لیپی اینس اور وارس کو۔ روم، یعنی اپنے ہی ملک کے قلعے کو واپس آ کر، وہ تاحیات ڈکٹیٹر مقرر کیا گیا؛ اور اسے ایسی دوسری اختیارات اور عزتیں عطا کی گئیں جنہوں نے عملاً اسے پوری سلطنت کا مطلق حاکم بنا دیا۔ لیکن نبی نے کہا تھا کہ وہ ٹھوکر کھائے گا اور گر پڑے گا۔ اس زبان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کی سرنگونی اچانک اور غیر متوقع ہوگی، ایسے جیسے کوئی شخص اپنی چال میں اتفاقاً ٹھوکر کھا کر گر پڑے۔ اور یوں یہ شخص، جس نے پانچ سو لڑائیاں لڑیں اور جیتیں، ایک ہزار شہر فتح کیے، اور گیارہ لاکھ بانوے ہزار آدمیوں کو قتل کیا، جنگ کے ہنگامے اور کشمکش کی گھڑی میں نہیں گرا، بلکہ اس وقت گرا جب وہ سمجھتا تھا کہ اس کا راستہ ہموار ہے اور پھولوں سے آراستہ ہے، اور جب یہ خیال کیا جاتا تھا کہ خطرہ بہت دور ہے؛ کیونکہ وہ اپنے سنہری تخت پر سینیٹ کے ایوان میں بیٹھا، تاکہ اس مجلس کے ہاتھوں 'بادشاہ' کا لقب قبول کرے، کہ اچانک غداری کے خنجر نے اس کے دل پر ضرب لگائی۔

کیسیئس، بروٹس، اور دوسرے سازشی اس پر جھپٹ پڑے، اور وہ تیس زخم کھا کر گر پڑا۔ یوں وہ اچانک ٹھوکر کھا کر گر پڑا، اور نہ پایا گیا، 44 ق م۔" یوریا سمتھ، Daniel and the Revelation, 258–264

بت پرست روم (شمال کے بادشاہ) کی تخت نشینی کی تاریخی تکمیل ایک ایسی تاریخ ہے جو جدید روم کی اس تخت نشینی کی تاریخ کی پیشگی تمثیل پیش کرتی ہے جو جلد آنے والے سنڈے لاکے وقت وقوع پذیر ہونے والے سے رخی اتحاد پر قائم ہوتی ہے۔ یہ تاریخ تیس سے چھتیس آیات میں بھی ممثل ہے، جو اس وقت کی نشان دہی کرتی ہیں جب 538 میں پہلی مرتبہ پاپائیت کو تخت پر بٹھایا گیا۔ سولہ سے انیس آیات، اور اکتیس سے چھتیس آیات دونوں صورتوں کی کسبی کے آخری عروج و زوال کی نمائندگی کرتی ہیں۔ یہ تاریخ پانچ سے نو آیات میں بھی ظاہر کی گئی تھی، جب شمال کا پہلا بادشاہ تین جغرافیائی علاقوں کو فتح کرنے کے بعد قائم کیا گیا۔ اس کے بعد اُس نے جنوب کے بادشاہ کے ساتھ ایک عہد میں داخل ہوا، لیکن اُس عہد کو توڑ دیا، اور اس کے جواب میں جنوب کے بادشاہ نے ایک مہلک زخم پہنچایا، اور شمال کا بادشاہ مصر کی اسیری میں مر گیا۔

آیات پانچ سے نو تک، آیات سولہ سے انیس تک، اور آیات تیس سے چھتیس تک تین نبوتی سلسلے پیش کرتی ہیں جو آیات چالیس سے پینتالیس میں پورے ہوتے ہیں۔ جب سسٹر واٹ نے یہ نشاندہی کی کہ "اس نبوت میں جو تاریخ پوری ہو چکی ہے اُس کا بڑا حصہ دوبارہ دہرایا جائے گا"، تو اس کا دراصل مطلب یہ تھا کہ پورا باب آیات چالیس سے پینتالیس کی وضاحت کرتا ہے۔ آیات بیس سے بائیس تک مسیح کی پیدائش اور موت کی نشاندہی کرتی ہیں؛ چنانچہ اس کی پیدائش کے ذریعے آخر زمانہ کی نمائندگی 1798 اور 1989 دونوں میں ہوئی، اور پھر صلیب پر اس کی موت نے 22 اکتوبر 1844 اور اتوار کے قانون کی نمائندگی کی۔

آیت تیس مکابی بغاوت کی تاریخ کے دوران یہودیوں اور روم کے درمیان "معاہدہ" کی نشاندہی کرتی ہے۔ اس تاریخ میں اس "معاہدہ" کی نمائندگی 161 قبل مسیح اور 158 قبل مسیح کی تاریخیں کرتی ہیں۔ مکابی تاریخ ایک داخلی خط زمانی کی نمائندگی کرتی ہے جس کی ابتدا روم اور مکابی یہودیوں کے درمیان ایک "معاہدہ" سے ہوتی ہے، جو یہودیوں کی جانب سے شروع کیا گیا تھا، اور بالآخر اس پر ختم ہوئی کہ یہودیوں نے اعلان کیا کہ انہیں قیصر کے سوا کوئی بادشاہ نہیں۔ آیت تیس ظاہر ہے کہ آیات اکیس اور بائیس کے بعد آتی ہے، اور آیت اکیس مسیح کی پیدائش کی نشاندہی کرتی ہے، جو نبوتی طور پر زمانہ کے اختتام کا وقت ہے، اور آیت بائیس صلیب کی نشاندہی کرتی ہے، جو اتوار کے قانون کی نمائندگی کرتی ہے۔

صلیب پر یہود نے قیصر (روم) کو اپنا بادشاہ تسلیم کیا، اور آیت تیس کے 'عہد' سے مراد یہود کے روم کی خدمت اختیار کرنے کے فیصلے کی ابتدا ہے، بالکل اسی اختتامی مرحلے پر جب یہود نے روم سے اپنی وفاداری کا اعلان کیا۔ یہود کا خاتمہ، جس کی نمائندگی صلیب پر ہوتی ہے، اس کے بعد یہود کی روم کے ساتھ وابستگی کی ابتدا ہوتی ہے۔

آیات چوبیس تا تیس اُن تین سو ساٹھ برسوں کو بیان کرتی ہیں جن میں بت پرست روم نے بلا شرکت غیرے حکمرانی کی، جو 31 قبل مسیح کی جنگ ایکٹیئم سے شروع ہو کر سن 330 عیسوی میں دارالحکومت کو روم سے قسطنطنیہ منتقل کیے جانے تک پھیلے ہوئے ہیں۔ تین سو ساٹھ برس کی یہ مدت اُن بارہ سو ساٹھ برسوں کی علامت ہے جن میں پاپائی روم نے بالادستی کے ساتھ حکومت کی، اور دونوں مل کر اُس دور کی نمائندگی کرتی ہیں جو آیت اکتالیس سے شروع ہو کر، قریب الوقوع اتوار کے قانون کے موقع پر ہونے والے سے گزرتا ہوا، اختتام مہلت تک پہنچتا ہے۔

باب گیارہ کی تاریخ کے تمام نبوی خطوط دانی ایل باب گیارہ کی آخری چھ آیات کے ساتھ ہم آہنگ ہیں، لیکن 1989 میں وقت اختتام سے شروع ہونے والی وہ نبوی تاریخ جو آیت چالیس میں پیش کی گئی ہے

اور آیت اکتالیس میں اتوار کے قانون تک پہنچتی ہے، وہی "دانی ایل کی اس نبوت کا وہ حصہ ہے جو آخری ایام سے متعلق ہے۔" جو تاریخ آیت چالیس میں خالی چھوڑی گئی ہے، وہ یسوع مسیح کا مکاشفہ ہے جو جب وقت نزدیک ہوتا ہے تو اس کی مہر کھول دی جاتی ہے، بالکل اس سے پہلے کہ مہلت آزمائش بند ہو۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

ہمارے پاس خدا کے احکام اور یسوع مسیح کی گواہی ہے، جو روح نبوت ہے۔ کلام خدا میں انمول جواہر ملتے ہیں۔ جو لوگ اس کلام کی جستجو کرتے ہیں، انہیں اپنا ذہن صاف رکھنا چاہیے۔ انہیں برگز کھانے یا پینے میں فاسد اشتہا کی تسکین نہیں کرنی چاہیے۔

اگر وہ ایسا کریں تو ان کا دماغ الجھ جائے گا؛ وہ اس قابل نہ رہیں گے کہ ان چیزوں کے معنی معلوم کرنے کے لیے گہرائی میں اترنے کی مشقت برداشت کر سکیں جن کا تعلق اس زمین کی تاریخ کے اختتامی مناظر سے ہے۔

جب کتابِ دانی ایل اور مکاشفہ کو بہتر طور پر سمجھ لیا جائے گا، تو ایمانداروں کو یکسر مختلف مذہبی تجربہ حاصل ہوگا۔ انہیں آسمان کے کھلے دروازوں کی ایسی جھلکیاں ملیں گی کہ دل و دماغ پر اس کردار کا گہرا نقش قائم ہو جائے گا جسے ہر ایک کو پروان چڑھانا ہے، تاکہ وہ اس مبارکی کو پا سکیں جو پاک دلوں کے لیے اجر ہونے والی ہے۔

خداوند اُن سب کو برکت دے گا جو فروتنی اور انکساری سے یہ سمجھنے کی کوشش کریں گے کہ مکاشفہ میں کیا ظاہر کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں اتنا کچھ ہے جو جاودانگی سے بھرپور اور جلال سے لبریز ہے کہ جو کوئی بھی اسے دل لگا کر پڑھے اور اس میں جستجو کرے، وہ اُن کے لیے وعدہ کی گئی برکت پاتا ہے: 'جو اس نبوت کے کلام کو سنتے ہیں اور اس میں لکھی ہوئی باتوں پر عمل کرتے ہیں۔'

ایک بات یقیناً مکاشفہ کے مطالعہ سے سمجھ میں آ جائے گی—کہ خدا اور اُس کے لوگوں کے درمیان تعلق قریبی اور قطعی ہے۔

آسمانی کائنات اور اس دنیا کے درمیان ایک حیرت انگیز ربط دکھائی دیتا ہے۔ جو باتیں دانی ایل پر ظاہر کی گئیں، بعد میں اُن پر مزید روشنی اُس مکاشفہ سے پڑی جو یوحنا کو جزیرہ پطمس پر دیا گیا۔ ان دونوں کتابوں کا بغور مطالعہ کرنا چاہیے۔ دانی ایل نے دو مرتبہ پوچھا، "زمانے کے اختتام تک کتنا عرصہ ہوگا؟"

'اور میں نے سنا، مگر سمجھا نہیں؛ تب میں نے کہا، اے میرے خداوند، ان باتوں کا انجام کیا ہوگا؟ اور اُس نے کہا، اے دانی ایل، اپنی راہ لے؛ کیونکہ یہ باتیں آخر زمانہ تک بند اور مہر کی ہوئی ہیں۔ بہت سے لوگ پاک کیے جائیں گے، سفید کیے جائیں گے، اور آزمائے جائیں گے؛ لیکن شریر بدکاری ہی کریں گے؛ اور شریروں میں سے کوئی سمجھ نہ پائے گا، مگر دانا سمجھیں گے۔ اور جب سے روزانہ قربانی موقوف کی جائے اور اجاڑنے والی مکروہ چیز قائم کی جائے، اُس وقت سے ایک ہزار دو سو نوے دن ہوں گے۔ مبارک ہے وہ جو انتظار کرے اور ایک ہزار تین سو پینتیس دن تک پہنچے۔ پر تو آخر تک اپنی راہ لے؛ کیونکہ تو آرام کرے گا، اور دنوں کے انجام پر اپنے حصے میں کھڑا ہوگا۔'

یہ یہوداہ کے قبیلے کا شیر ہی تھا جس نے کتاب کی مہر کھولی اور یوحنا کو اس امر کا مکاشفہ دیا کہ ان آخری دنوں میں کیا ہونا چاہیے۔

دانی ایل اپنی مقررہ جگہ پر کھڑا ہوا تاکہ اپنی گواہی دے—وہ گواہی جو انجام کے وقت تک مہر بند رہی، جب پہلے فرشتے کا پیغام ہماری دنیا میں اعلان کیا جانا تھا۔ یہ امور ان آخری دنوں میں لے انتہا اہمیت رکھتے ہیں؛ لیکن جب کہ 'بہت سے لوگ پاک کیے جائیں گے، سفید کیے جائیں گے، اور آزمائے

جائیں گے، 'بدکار بدکاری کرتے رہیں گے، اور بدکاروں میں سے کوئی سمجھ نہیں پائے گا! یہ کتنا درست ہے! گناہ خدا کی شریعت کی خلاف ورزی ہے؛ اور جو لوگ خدا کی شریعت کے متعلق روشنی قبول نہیں کریں گے وہ پہلے، دوسرے اور تیسرے فرشتے کے پیغامات کے اعلان کو سمجھ نہیں پائیں گے۔ کتابِ دانی ایل یوحنا کو دیا گیا مکاشفہ میں کھولی گئی ہے، اور ہمیں اس زمین کی تاریخ کے آخری مناظر تک لے جاتی ہے۔

"کیا ہمارے بھائی یہ بات مد نظر رکھیں گے کہ ہم آخری ایام کے خطرات کے درمیان زندگی بسر کر رہے ہیں؟ کتابِ مکاشفہ کو کتابِ دانی ایل کے ساتھ ملا کر پڑھیں۔ ان باتوں کی تعلیم دیں۔"

.Testimonies to Ministers, 114, 115